محتاجی سے کم رتبۂ عالی نہین ہوتا
عزّت وہ خزانہ ہے کہ خالی نہین ہوتا

یہ نسخہ کتاب لاجواب بیاس پریم سُکھ پروپرائٹر جی۔ بی تھیٹریکل کمپنی متوطن ریاست بیکانیر نے برائے فایدہ ہر خاص و عام تیار کر کے مفت نذر کیا تا کہ ہر شخص نفع نقصان ناٹک سے آگاہ ہو کر نیک ہدایت پائے اور اس عاصی کو دعائے خیر سے مدام یاد فرمائے ۔ وہو ہذا ۔

ناٹک گیان پرکاش

عرف

رہنمائے چشمہ

من تصنیف نیاز احمد خان المتخلص نیاز سینگھانوی منشی جی۔ بی تھیٹریکل کمپنی

بخت مسعود مددگار اگر ہوتا ہے
سنگریزے کو اُٹھا لے تو گہر ہوتا ہے

باہتمام بابو ہرنام سنگھ درما پروپرائٹر اخبار کانپور گزٹ پریس چوک کانپور مین چھپا

لہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیان کرتا ہون اک نیا داستان
ذرا غور کرکے سُنین مہربان

یہ ناٹک کا دھندا بڑا ہے خراب
ہین اس پھندے مین سیکڑون پیچ وتاب

نیا رنگ اپنا دکھاتا ہے یہہ
دیوانہ بشر کو بناتا ہے یہہ

وہ ہے خوب اسمین اولجھتا نہین
جو اُلجھا تو پھر وہ سُلجھتا نہین

یہ دہوکہ کی ٹٹی ہے ایسی بڑی
طبیعت جو اسمین کسیکی پھنسی

نہ گھر بار کا اوسکو رہتا خیال
لٹاتا ہے بیدردی سے زر و مال

کبھی فایدہ اسمین ہوتا نہین
وہ ہے کون جو کرکے روتا نہین

بظاہر تو یہ باغ ہے پُربہار
جو دیکھے وہ ہو مثل بلبل نثار

فدا ہے کوئی حُسن و انداز پر
کوئی دیکھ پوشاک شیدا ہوا
کوئی دیکھکر پر دو نگار نگ ڈھنگ
مقرر کوئی کمپنی کو کیا
مگر آخرش پایا نقصان ہے
جسے سانپ ڈس جائے منتر سے جائے
بلا کا یہ جادو ہے وہ الحذر
یہ سب حال میرا ہے اے صاحبان
دکانداری اپنی چلاتا تھا مین
گھڑی سازی فوٹوگرافی کا کام
ہزارون طرح کے ہُنر ڈھنگ و طور
بقدرت انسان مجبور ہے
ان سب دہندونکو کیطرف چھوڑکر
ہزارون روپیہ صرف کر دیا
بکھیڑا یہ وہ ہے خدا کی پناہ
کوئی وقت ہوتا نہین فکر دور

ہے کوئی فدا نغمہ و ساز پر
کسے ناچ سے عشق پیدا ہوا
دل و جان سے مائل ہوا بید رنگ
یہ جانا نفع اسمین ہے انتہا
اگر مالک اسٹیج و سامان ہے
چڑھے بھوت جن وہ بھی منتر سے جائے
اثر ہو دغا نا دو اکار گر
کر پہلے نہ تہا مجھکو کچھ ایسا دہیان
نفع اوسمین از حد اوٹھاتا تھا مین
سبھی مجکو آتا ہے اسے نیکنام
ہوں سب جانتا پر نہ قسمت سے زور
وہ ہوتا خدا کو جو منظور ہے
ہوا کمپنی کرنا تدِ نظر
مگر فایدہ کچھ نہ مجھکو ملا
ہو جاتا ہے انسان اسمین تباہ
ہر ایک بات پر ہے خرچ بالضرور

قرضدار ہوتا ہے آخر بشر
نہ آخر قرض بھی ملے پھر اوسے
خوشامد ہر اکٹر کی کرنی پڑے
اگرچہ خواہ وہ کیسی ہی ذات ہے
رہے خوش وہ جسطور راضی کیا
رکھا جسکو لڑکون سے زیادہ عزیز
نہین جسپہ بھی چین دل کو ذرا
کسی سے بھی کی کچھ جو گفت و شنید
جو دھمکایا تو پاکے موقع محل
ہر اک طور سے جان پر ہے عذاب
اگر کمپنی چھوڑ بھی دیجئے ؛
نہین ایسا سامان ناٹک عیان
کسیکے نہین کارآمد یہ مال
پلیتہ کا لیکر کوئی کیا کرے
نہ کچھ فایدہ اوس سے حاصل ہوا

نہین رہتا کچھ اوسکا عزّ و وقر
خراب اور تباہی کا سب طور ہے
وہ ہو منظور کرنا وہ جو کچھ کہے
بگڑتی نہ گر مانئے بات ہے
طلب جو کیا وہ منگا کر دیا
سکھایا ادب قاعدہ اور تمیز
کسیکو منایا کوئی ہے خفا
تو بس کھیل کی مٹی کر دی پلید
ہے دہشت کہ ناٹک سے جائین نکل
نہین سوجھتی کوئی راہِ صواب
تو مشکل ہے یہ غور تو کیجئے ؛
خریدار جسکا ہووے بیگمان
ہے اس دھندے والے پہ ہر دم زوال
جو ردّی سمجھکر کوئی کچھ بھی دے
سنین جو ہنسین خوب تالی بجا

اگر چھوڑیں مشکل نہ چھوڑیں ضرر — نہ تدبیر اب کوئی آتی نظر
روپیہ کی جا کوڑی ملنا محال — الٰہی تو اس کشمکش سے نکال
بہت کمپنی ہو گئیں ہو رہیں — اوٹھایا نفع پر کسی نے نہیں
کسی نے بھی گو نام اپنا کیا — اور شہرت بھی اوسکی ہوئی جا بجا
وہ خود جانتے ہیں جو ہے اونکا حال — کہ کس نرخ پر ملتا ہے آٹا دال
مری عرض سب سے یہ ہے برملا — جو اسمیں پھنسا وہ جہان سے گیا
کوئی کمپنی کو نہ قایم کرے — کبھی بھول کر نام اسکا نہ لے
سراسر ہے نقصان اور ہے ضرر — امیدِ نفع پر نہ یہ کام کر
نہ کہنا میرا دھیان میں لاؤ گے — تو آخر کو پھر سخت پچتاؤ گے
اگر دل نہ مانے تو ایسا کرو — ٹکٹ لے تماشہ کو دیکھا کرو
نکلتا ہے اسمیں نتیجہ ضرور — برا سمجھے یہ ہے سمجھ کا قصور
سیو اسطے سب کو مرغوب ہے — وگرنہ ہر ایک فعل معیوب ہے
رو تم ارادہ نہ یہ زینہار — کہ ہوں مالکِ کمپنی میں شمار
سی میں خرابی کا ہووے ظہور — سمجھ اب بھی گر رکھتا ہے کچھ شعور
میندار ہے یا کوئی تاجدار — جو رکھتا زر و مال ہے بیشمار

غرور اوسکو کرنا بھی ہے ناروا — کہ انجام اس کام کا ہے برا

فقط زر سے یہ کام چلتا نہین — گر اسکا بالکل سنبھلتا نہین

یہ کانٹا ہے اسکو نہ تو پھول جان — اس سامان کو خاک اور دھول جان

جو ترغیب ناٹک کی دے تجھکو آ — اوسے جان تو دشمن جان کا

وہ دشمن تیرا جان اور مال ہے — خود مفلس تجھے کرتا کنگال ہے

کسی نے نہین آجتک یہ لکھا — سوا اسمین نقصان کے حاصل کیا

مگر مین بیان کرتا ہون صاف صاف — نہین اسمین ہے بات کوئی خلاف

اگرچہ مین ہون مالکِ کمپنی — چلاتا ہون ناٹک کا دھندا سبھی

یہ دھندا چلاتے ہوئے گیارہ سال — تجربہ ہوا اسمین مجھکو کمال

فقط اپنی ہمّت یہ ہے کاروبار — نہ زردار ہون مین نہ جاگیردار

جو اسقدر تکلیف محنت اوٹھائے — تو شاید وہ پھر کمپنی کو چلائے

جو کر کمپنی پست ہمّت ہوا — ادھر کا رہا نہ اودھر کا رہا

جو تھا حال اپنا مین سب کہہ چکا — سبھی نفع نقصان ظاہر کیا

خواہ مانے اسے یا نہ مانے کوئی — یہ اوسکی سمجھ اور مرضی رہی

ہے ایشور سے ہردم میری یہ دعا — کسیکو نہ اس کام مین تو پھنسا

پرتیم سنگھ کی رکھ عزت و آبرو
لنگھا ناؤ کو میرے اب پار تو

مہاراج ہین جودھپور بیکانیر کے
نہین اپنا ثانی وہ رکھتے دلیر ہے

رعیت کی ہے پرورش کا خیال
نہ اونکی طرف سے کسیکو ملال

کیا حسن و خوبی سے وہ انتظام
ثناگو ہے ہین جسکے ہر خاص و عام

سخی بھی بڑے اور داتار ہین
بہادر وہ ایک نامی سردار ہین

اگر شیر غرّان قوی ہے کمال
مقابل مین انکے ہے روبہ مثال

فنِ شہسواری مین وہ فرد ہین
بہادر دلاور جوان مرد ہین

بڑے سرکشون کو کیا زیر ہے
دلاور ایک ایک واقعی شیر ہے

مہارانی صاحب ہین دھرم مہاتما
کنور نیک ایشور نے اونکو دیا

مہر ایک تو دوسری ماہتاب
حقیقت مین دونون ہین والا خطاب

جہان مین وہ مشہور ہین تاجدار
ہر ایک فن مین قابل ہین وہ ذی وقار

وہ اس کمپنی کے مددگار ہین
بڑے عالی ہمّت وہ دربار ہین

توجہ کا اونکے یہ سب ہے ظہور
ہوآئی جو یہ کمپنی ڈور ڈور

او نہین کے یہ اقبال سے چل رہی
ہوا نام ملکون مین جی اور بی

کرین پرورش جسکی ایسے دہنی
چلے کس طرح پر نہ وہ کمپنی

پرارتھنا ایشور سے ہے یہ مدام | سدا حُسن و خوبی سے ہو انتظام
رعایا سبھی شاد و آباد ہو | کسی پر نہ ظلم اور بیداد ہو
رہے گلشنِ ملک دایم کھِلا | رہے نخلِ اقبال ہو پھُولا پھَلا

تمام شد